میرا یہ خط تو اپنے مقصد میں کچھ کامیاب ہو سکا، البتہ یہ افسوسناک خبر اپنے جواب میں لیکر آیا کہ

"کشمیر کے بعض نوجوانوں نے جو وہاں مقیم ہیں احقر کا نام پہلے ہی سال کی کانفرنس کے لئے دیا تھا لیکن ارباب حل و عقد نے محض اس لئے نامنظور کر دیا کہ احقر میاں ضیاءالحق کے اقدامات کا شدید ناقد تھا"

یہ خبر راقم کے لئے افسوسناک اس معنی میں تھی کہ ضیاءالحق مرحوم پر کسی کی تنقید اور اس کا اختلاف تو کسی ایسے دائرے کی چیز نہ تھی، جس میں مختلف آراء کا حق تسلیم نہ کیا جاسکے اور اسکی بناء پر افتراق بین المومنین کا جواز پیدا ہو۔ بعض لوگوں کا خیال ہو سکتا ہے کہ اس ناخوشگوار واقعہ کا ذکر نہ کیا جاتا تو اچھا تھا، مگر راقم نے سوچ سمجھ کر اس کو ضروری جانا ہے اور وہ اس لئے کہ! چاہے اس خاص واقعہ کی صورت بعینہ نہ رہی ہو جو اوپر بیان کی گئی ہے بلکہ اس سے کچھ مختلف رہی ہو اور مولانا مرحوم کو بات صحیح طور سے نہ پہنچی ہو لیکن ایسے واقعات امت میں اب بالکل عام ہو گئے ہیں اور اس سے روز نئی نئی نفرتوں اور گروہ بندیوں کا جنگل اُگا جا رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کا کہیں شائبہ بھی پایا جائے تو اس پر اصولی حیثیت سے نکیر کئے بغیر نہ چھوڑا جائے۔

اس قصے کی مناسبت سے چند سطریں اور لکھتے ہوئے مرحوم نے بات ان الفاظ پر ختم کی تھی کہ "یہ ایک المناک داستان ہے زندگی میں ملاقات کا موقع میسر آیا تو دل کی بات عرض کروں گا"

اُدھر تو دل کی دل میں رہ ہی گئی افسوس اِدھر بھی دل کی دل ہی میں رہ گئی اور ملاقات کا موقع میسر نہ آیا۔ ایک افسوس اور بھی رہا کہ راقم کا ایک مجموعۂ مضامین ہندوستانی مسلمانوں کے حالات سے متعلق "راستے کی تلاش" لیک سال قبل شائع ہوا۔ مرحوم کے علم میں آیا تو دیکھنے کی خواہش کی۔ راقم نے اسکی ترسیل کا انتظام کرتے ہوئے ان کو لکھا کہ آپ کی زیادہ دلچسپی کا مجموعہ آئندہ ہالا ہوگا، جس میں کچھ علمی نوعیت کے مضامین بھی ہیں، وہ انشاءاللہ تیار کر کے میں آپ کو بھجوا دوں گا۔"

افسوس ہے کہ یہ مجموعہ "مجھے ہے حکم اذاں" کے نام سے امسال جنوری میں اشاعت پذیر ہوا تو موصوف اس عالم میں جا چکے تھے جہاں اسکی ترسیل کا کوئی بندوبست اپنے بس کی بات نہیں ہے، رہے نام اللہ کا۔

(بشکریہ روزنامہ پاکستان لاہور ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۵ء)

بقیہ از صـ ۳۵

اسمبلی نے کیوں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا؟ قادیانی اپنے انتقام میں اندھے ہو کر کراچی کو بین الاقوامی سازشوں کے گرداب میں دھکیلنے میں بیرونی قوتوں کے مکمل آلہ کار بن چکے ہیں۔ جن کے ذریعہ تخریب کار عناصر کو دھڑا دھڑ اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اور کراچی میں مشرقی پاکستان کی تاریخ دہرانے کی تیاریوں کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قادیانیوں کے تعاقب کے لئے اندرون و بیرون ملک مجلس احرار اسلام کے وفود دورہ کریں گے۔ اجلاس کے آخر میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی قائد، جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری اور ممتاز عالم دین مولانا محمد اسحٰق سندیلوی کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا گیا، ان کی دینی، علمی، فکری اور تحقیقی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ شرکاء اجلاس نے کہا کہ قائد احرار حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے چالیس برس تک مقام و منصبِ صحابہ اور سیرت ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام جیسے اہم اعتقادی موضوع پر تقریر و تحریر کے ذریعے مسلمانوں کی رہنمائی کی آخر میں انکے لئے دعاء مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کی دینی خدمات کو قبول و منظور فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے (آمین)